

دانیال کی کتاب - نمبر ایک سو تہتر

پاپائی سائے: "ہٹلر کا پوپ" کے پس پردہ اثر و رسوخ اور ارادوں کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-04-03

ہٹلر کا پوپ کے عنوان سے کتاب میں، مصنف جان کارنویل اُس مستقبل کے پوپ کی کہانی کا آغاز اُس کے دادا اور پوپ پیئس نہم سے کرتا ہے، جنہیں روم کے شہر سے نکال دیا گیا تھا، اور جو اُس وقت تخت پاپائی پر تھا جب ہٹلر جرمنی پر حکمران تھا۔ جب پیئس نہم راہبہ کا بھیس بدل کر روم کے شہر سے فرار ہوا، تو اپنے ساتھ وہ جس واحد شخص کو لے گیا، وہ اسی مستقبل کے پوپ کا دادا تھا۔ کارنویل ان دونوں اشخاص کے باہمی قریبی تعلق پر گفتگو کرتا ہے، اور اس کے بعد واضح کرتا ہے کہ مستقبل کے پوپ کا باپ بھی کیتھولک کلیسیا کے مرکز اقتدار سے کس طرح وابستہ تھا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ پیئس نہم کے زمانے سے لے کر دوسری عالمی جنگ تک کی تاریخ کے سماجی، سیاسی اور مذہبی ماحول کی نشان دہی کرتا ہے۔ تاریخ کا یہ اجمالی جائزہ نہایت معلومات افزا ہے۔

پاپائی دعووں میں ایک اور قدم اس وقت اٹھایا گیا، جب گیارہویں صدی میں پوپ گریگوری ہفتم نے کلیسائے روم کی کمالیت کا اعلان کیا۔ اس کے پیش کردہ نکات میں ایک یہ بھی تھا کہ صحائف کے مطابق کلیسیا نے کبھی خطا نہیں کی، اور نہ کبھی کرے گی۔ مگر اس دعوے کے ساتھ صحائف سے کوئی دلیل پیش نہ کی گئی۔ اس مغرور پوپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اسے بادشاہوں کو معزول کرنے کا اختیار ہے، اور اعلان کیا کہ اس کے سنائے ہوئے کسی فیصلے کو کوئی شخص کالعدم قرار نہیں دے سکتا، البتہ دوسروں کے تمام فیصلوں کو کالعدم قرار دینا اس کا استحقاق ہے۔

عصمت کے اس حامی کے جابرانہ کردار کی ایک نمایاں مثال جرمن شہنشاہ ہنری چہارم کے ساتھ اس کے سلوک میں ملتی ہے۔ پوپ کے اختیار کو نظرانداز کرنے کی جسارت پر اس بادشاہ کو کلیسا کی برادری سے خارج اور تخت سے معزول قرار دیا گیا۔ اپنے ہی امراء اور شہزادوں کی بے وفائی اور دھمکیوں سے، جنہیں پاپائی فرمان نے اس کے خلاف بغاوت پر ابھارا تھا، دہشت زدہ ہو کر ہنری نے روم سے صلح کرنا ضروری سمجھا۔ اپنی بیوی اور ایک وفادار خادم کے ساتھ وہ وسطِ سرما میں الپس پار کر گیا تاکہ پوپ کے سامنے عاجزی اختیار کر سکے۔ جب وہ اس قلعے تک پہنچا جہاں گریگوری جا کر ٹھہرا ہوا تھا، تو اسے بغیر محافظوں کے بیرونی صحن میں لے جایا گیا، اور وہاں، سخت جاڑے کی سردی میں، ننگے سر اور ننگے پاؤں، اور خستہ حال لباس میں، وہ پوپ کے حضور پیش ہونے کی اجازت کا منتظر رہا۔ جب تک وہ تین دن تک روزہ رکھتا اور اعتراف کرتا رہا، تب تک پاپائے روم نے اسے معافی دینے کی زحمت نہ کی۔ اس پر بھی یہ شرط لگائی گئی کہ شہنشاہ، شاہی علامتیں دوبارہ سنبھالنے یا شاہی اقتدار استعمال کرنے سے پہلے، پوپ کی منظوری کا انتظار کرے۔ اور گریگوری نے اپنی فتح پر سرشار ہو کر شیخی ماری کہ بادشاہوں کے غرور کو پست کرنا اسی کا فرض ہے۔ عظیم تنازعہ، 57۔

گریگوری ہفتم "خطا ناپذیری کے حامی" تھے، مگر یہ مضحکہ خیز دعویٰ پائس نہم تک سرکاری عقیدہ (ڈوگما) نہ بنا، جنہوں نے پہلی ویٹیکن کونسل میں اس احمقانہ دعوے کو قائم شدہ عقیدہ بنا دیا۔ یہ عقیدہ 18 جولائی 1870 کو منظور کیا گیا، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی پہلی مایوسی سے بالکل ایک سو پچاس برس پہلے کا دن تھا۔

تاریخ کے بارے میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ جب پیئس نہم نے پہلا ویٹیکن کونسل منعقد کیا اور عصمتِ پاپا کے اپنے عقیدے کو نافذ کیا، تو اس کی محرک وہ نفرت تھی جو اسے اس چیز سے تھی جسے "جدیدیت" کہا جاتا تھا۔ یہ اس تصور پر مبنی نہیں تھا کہ پوپ جب بائبل کی تعین کرے تو وہ

غلطی نہیں کر سکتا؛ بلکہ یہ انقلابِ فرانس سے پیدا ہونے والے اثرات کے خلاف پاپائی مخالفت کا دفاع تھا۔ یہ اس چیز کے خلاف تھا جسے آخر کار "کمیونزم" کے نام سے جانا گیا۔

فرانسیسی انقلاب نے یورپی اقوام کے حکمرانی کے ڈھانچے میں شدید ہلچل برپا کر دی، بالخصوص پاپائیت کی شکل میں موجود بادشاہت سے خاص نفرت کے ساتھ۔ یہ ایک اطالوی جمہوری بغاوت تھی جس نے عارضی طور پر پوپ پائس نہم اور ان کے دستِ راست کو روم سے نکال باہر کیا تھا۔ 'جدیدیت'، جو فرانسیسی انقلاب سے پیدا ہونے والے مختلف فلسفیانہ نظریات کی نمائندگی کرتی تھی، پوپ پائس نہم کی سب سے بڑی دشمن تھی، اور ان کا عقیدہ عصمتِ پاپا اس لیے وضع کیا گیا تھا کہ وہ فرانسیسی انقلاب سے جنم لینے والے جدیدیت پسند افکار کے خلاف پوپ کے ہر دعوے کو سہارا دے۔

دانی ایل باب گیارہ، آیت چالیس یہ نشان دہی کرتی ہے کہ 1798 میں جنوب کے بادشاہ (الحادی فرانس) نے شمال کے بادشاہ (پاپائیت) کو مہلک زخم لگایا۔

پیوس نہم کا نظریہ عصمتِ دانی ایل گیارہ کی چالیسویں آیت میں مذکور جنگ سے مربوط تھا، اور 1869 کے آخری حصے سے لے کر اگلے سال تک پیوس نہم نے پہلی ویٹیکن کونسل، جو Vatican 1 کے نام سے معروف ہے، اس غرض سے منعقد کی کہ اس امر کی توثیق کی جائے کہ پوپ کیتھولکیت کا سربراہ ہے، اور کیتھولکیت تمام کلیسیاؤں کی سربراہ ہے، جیسا کہ 533ء میں جسٹینین کے فرمان میں اعلان کیا گیا تھا۔

دوسری ویٹیکن کونسل، جسے ویٹیکن دوم بھی کہا جاتا ہے، 1962 سے 1965 تک منعقد ہوئی۔ یہ کیتھولک کلیسا کی تاریخ کا ایک سنگِ میل واقعہ تھا، اور جدید دور کی سب سے اہم عالمگیر کلیسائی کونسلوں میں سے ایک تھی۔ یہ کونسل پوپ جان تیسویں کی قیادت میں شروع ہوئی، اور 1963 میں جان تیسویں کی وفات کے بعد پوپ پال ششم کے عہدِ پاپائیت میں جاری رہی۔ ان دونوں کونسلوں کے درمیان موجود واضح فرق کو تسلیم کرنا اہم ہے۔

پہلی کونسل کا مقصد اُس چیز کو قائم کرنا تھا جسے پوپ کی "اولیت" کہا جاتا ہے، یعنی یہ کہ پوپ کلیسیا کا اعلیٰ ترین حاکم، معلم اور چرواہا ہے، جو ایمان کے عقائد کی حفاظت اور ان کی تعبیر و تشریح کا ذمہ دار ہے۔ اُس کا اختیار اس امر پر مشتمل تھا کہ وہ عقائدی مسلمات کی تعریف کرے، اصول عقیدہ سے متعلق فرامین جاری کرے، اور ایمان و اخلاق کے امور میں مقتدرانہ اعلانات کرے، جسے پاپائی عصمت از خطا کہا جاتا ہے۔ اس میں عالمگیر کلیسیا پر پوپ کا قضائی و انتظامی اختیار بھی شامل ہے، بشمول اس اختیار کے کہ وہ ہشپوں کو مقرر کرے، مقدسات کو منظم کرے، اور کلیسیا کی انتظامیہ کی حکومت کرے۔

دوسری کونسل کا مقصد کلیسا کی سمت بدل کر اسے ایک بین الکلیسائی اکائی بنا دینا تھا۔ یہ دونوں کونسلیں ایک دوسرے کی عین ضد تھیں۔ قدامت پسند پہلی کونسل کی تردید آزاد خیال دوسری کونسل نے کی۔ وہ دونوں دھڑے رات اور دن کی طرح مختلف تھے، اور فاطمہ کے تین رازوں سے منسوب پیشگوئی ایک داخلی جنگ کی نشاندہی کرتی ہے جس کی بخوبی نمائندگی یہ دونوں کونسلیں کرتی ہیں۔

یہ پیش گوئی ایک ایسے طبقے کی نشاندہی کرتی ہے جو پیوس نہم کی نمائندگی کردہ اولیت کی پاسداری کرتا ہے، اور جس کی نمائندگی ان اصطلاحات سے کی جاتی ہے جنہیں "سفید پوپ"، "اچھا پوپ" یا "اچھا اسقف" کہا جاتا ہے؛ جبکہ دوسرا طبقہ، جو دوسری ویٹیکن کونسل (ویٹیکن II) سے وابستہ ہے، "سیاہ پوپ"، "برا پوپ" یا "برا اسقف" سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان دو سیاسی تصورات کا تنازع اس وقت مجسم نظر آتا ہے جب آپ پرتگال کے شہر فاطمہ میں معجزہ فاطمہ کی زیارت گاہ پر جاتے ہیں۔ اندر داخل ہوتے وقت راہداری ایک جانب سیاہ پوپ کے مجسمے اور دوسری جانب سفید پوپ

کے مجسمے کے درمیان سے گزرتی ہے۔

لہذا یہ اُس شخص کی میراث کا حصہ بن جاتا ہے جو بالآخر وہی بنا جسے کتاب 'ہٹلر کا پوپ' قرار دیتی ہے، کہ اس کی جڑیں جدت پسندی (جنوب کا بادشاہ) اور پاپائی برتری (شمال کا بادشاہ) کے درمیان کشمکش میں گتھی ہوئی ہیں۔

یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جس کتاب پر ہم غور کر رہے ہیں اُس کا مصنف ایک معتبر حیثیت رکھنے والا کیتھولک تھا، اور کتاب لکھنے کا اُس کا مغلنہ مقصد اُس دعوے پر روشنی ڈالنا تھا کہ دوسری عالمی جنگ کے دوران حکمرانی کرنے والے پوپ نے ہٹلر، نازیوں کی حمایت کی تھی، یا یہود اور دوسروں کے خلاف ہولوکاسٹ میں کسی درجے کی ذمہ داری کا حامل تھا۔ جب کارن ویل پائیس دوازدہم کے دادا کا ذکر کرتا ہے، جو اُس دائیں ہاتھ کے آدمی تھے جس نے ویٹیکن اول کی کونسل کو مرتب کیا، تو جنوب اور شمال کے بادشاہوں کی کشمکش کی تاریخ اسی تاریخ میں عملاً ادا ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ جب "جمہوریت پسندی" کا انقلاب اٹلی تک پہنچا، تو تقریباً ایک سال کے لیے اطالیوں نے پائیس نہم کو شہر روم سے نکال دیا، اور اُس کے بعد، اُس کے واپس آ جانے کے باوجود بھی، پاپائیت کے پاس ہمیشہ سے صرف وہی ایک سو دس ایکڑ زمین رہی ہے جو ویٹیکن سٹی کے نام سے معروف ہے۔

وہ صرف فرانسیسی فوجیوں کی مدد اور روتھیلڈ خاندان—بدنام زمانہ یہودی بینکاروں—سے لیے گئے قرض کے ذریعے ہی ویٹیکن واپس آنے کے قابل ہو سکا۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران ہولوکاسٹ میں پاپائیت کی شراکت کو معقول طور پر سمجھنے کے لیے، مسیح کے مصلوب کیے جانے کے بعد سے یہودیوں کے بارے میں یورپ کے رویے کا کچھ بنیادی فہم درکار ہے۔ یہ کتاب اشارہ کرتی ہے کہ معاداة سامیت اور نسل پرستی دو مختلف رویے ہیں، اور یہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہودیوں کے خلاف ہٹلر کی نفرت نسلی نوعیت کی تھی، کیونکہ ہٹلر یہودیوں کو انسانوں کی ایک کمتر قسم سمجھتا تھا، جبکہ معاداة سامیت یہودیوں سے اس وجہ سے نفرت تھی کہ انہوں نے خدا کو قتل کیا۔ خواہ یہ دونوں ایک ہی چیز ہوں، یا واقعی ان کے درمیان کوئی امتیاز موجود ہو، یہودیوں کی حالت زار کی حقیقت قابل فہم ہے۔

مثال کے طور پر، آج امریکہ میں اگر لفظ "گھیٹو" استعمال کیا جائے تو زیادہ تر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ شہر کے غریب اور خستہ حال حصے کی تعریف ہے۔ لیکن "گھیٹو" کی اصطلاح اصل میں شہر کے ایک ایسے حصے کے لیے استعمال ہوتی تھی، خصوصاً وینس، اٹلی میں، جہاں قرون وسطیٰ کے دوران یہودیوں کو رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ پہلا گھیٹو 1516 میں وینس میں قائم کیا گیا، جب وینس کی جمہوریہ نے یہودیوں کو شہر کے ایک مخصوص علاقے تک محدود کر دیا جو "nuovo" (نئی ڈھلائی گاہ) کے نام سے معروف تھا، اور جو بالآخر گھیٹو کہلانے لگا۔

یورپ میں قرون وسطیٰ کے دوران، یہودیوں پر اس بات کے حوالے سے پابندیاں تھیں کہ وہ کہاں رہ سکتے تھے، اور ان پیشوں کے بارے میں بھی جنہیں اختیار کرنے کی انہیں اجازت تھی۔ یہ پابندیاں یہود دشمنی کی ایک قدیم تعریف پر مبنی تھیں، جس کے مطابق یہ عقیدہ تھا کہ یہودیوں نے خدا کو قتل کیا، اور بعد ازاں ان پر آنے والی تمام مشکلات ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھیں۔

قرون وسطیٰ میں یہ ایک قائم شدہ روایت تھی کہ مسیحیوں کے لیے قرض پر رقم دینا یا قرض پر سود لینا جائز نہ تھا۔ یہود اس پابندی سے مستثنیٰ تھے، اور رقم قرض پر دینا ان پیشوں میں سے ایک بن گیا جنہیں اختیار کرنے کی یہود کو اجازت تھی۔ یہودی بینکار، جیسے روتھسچائلڈ خاندان، ان قانونی پابندیوں کے باعث صراف اور مالی لین دین کرنے والے بنے جو اس امر کے خلاف عائد تھیں کہ انہیں کن پیشوں کو اختیار کرنے کی اجازت تھی۔ جب پیئس نہم (IX) کو ویٹیکن واپس آنے کے لیے رقوم درکار تھیں، تو شہر روم پر اب مزید حکمرانی نہ کرنے کی مایوسی اس ضرورت سے اور بڑھ گئی کہ وہ رقم کے لیے یہود سے رجوع کریں۔

روم سے نکالے جانے سے پہلے پائپس نہم بظاہر یہودیوں اور کلیسیا کے یہودیوں کے ساتھ تعلق کے بارے میں دو میں سے کسی ایک گروہ سے وابستہ معلوم ہوتے تھے۔ یہ دو گروہ ان لوگوں پر مشتمل تھے جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہودیوں کے ساتھ خواہ کچھ بھی ہو، وہ محض وہی پا رہے ہیں جس کے وہ مستحق ہیں، اور دوسرا گروہ یہودیوں کے لیے کچھ نرم دلی ظاہر کرنے کی طرف مائل تھا۔ جب پائپس نہم، نکالے جانے کے بعد، ویٹیکن واپس آئے تو وہ رحمہمندی جو انہوں نے کبھی کبھی اپنی جلاوطنی سے پہلے ظاہر کی تھی، پھر کبھی ظاہر نہ ہوئی۔ اپنی جلاوطنی سے پہلے انہوں نے شہر روم کے یہودی محلے کو بند کر دیا تھا، اور اپنی واپسی کے بعد انہوں نے اسی یہودی محلے کو دوبارہ قائم کیا، اور اپنے مالی نقصانات کی تلافی کے لیے یہودیوں پر ایک ٹیکس عائد کرنا شروع کر دیا۔

پوپ پیوس نہم کے دستِ راست مارکانتونیو پاچیلی تھا، جو ہٹلر کے پوپ کے دادا تھا۔ وہ ایک وکیل تھا جو ان وکلا کے ایک خاص طبقے سے تعلق رکھتا تھا جو پاپائیت کی حمایت کرتے تھے۔ اس کا بیٹا بھی اسی ممتاز طبقہ وکلا کا حصہ بنا، اور اس کا پوتا بھی، جو آخر کار ہٹلر کا پوپ بنا۔ کتاب ایوجینیو پاچیلی کے دادا، اس کے والد، اور اس کی جوانی اور تعلیم کی تاریخ بیان کرنے کے بعد، اس منصب پر بات کرتی ہے جو پاچیلی نے پاپائیت کے لیے کام شروع کرتے وقت سنبھالا۔ ممتاز پاپائی وکلا کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک وکیل کی حیثیت سے، اسے ایک ایسے محکمے کی سربراہی کے لیے چنا گیا جو معاہدات میں تخصص رکھتا تھا، جنہیں "کنکورڈز" کہا جاتا ہے۔ 1901 میں پاچیلی کو پاپائی سیکرٹریٹ آف اسٹیٹ کے دفتر میں شامل کیا گیا۔

Pacelli قوموں کا سفیر بن گیا۔ پیغمبرانہ طور پر Pacelli وہ قانونی رابطہ کار بن گیا جس نے زمین کے بادشاہوں اور پاپائیت کے درمیان بدکاری کی تکمیل کر دی۔ 1903 میں، Pius X پوپ کے طور پر تاج پوش کیا گیا۔ فوراً ہی اس نے اس "ذہنی زہر" پر حملہ شروع کر دیا جس نے "نسبیت پسندی اور تشکیک" کو جنم دیا تھا۔ Pius X کی "جدیدیت" کو ختم کرنے کی کوشش کی قیادت کرنے والا شخص Umberto Benigni تھا، جو Pacelli کے ساتھ اسی دفتر میں کام کرتا تھا۔ Benigni نے ایک بار عالمی معیار کے مؤرخین کے ایک گروہ کے بارے میں کہا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے "تاریخ محض مسلسل بے بسی کے ساتھ قے کرنے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ اس قسم کے انسان کے لیے صرف ایک ہی علاج ہے: Benigni! "the inquisition" کے نزدیک، کوئی بھی مؤرخ جو فرانسیسی انقلاب سے آنے والے خیالات کے ساتھ کسی ہمدردی کا اظہار کرے، اسے سزائے موت دی جانی چاہیے۔

باضابطہ طور پر، بینینی پاپائیت کے لیے پروپیگنڈا کی وزارت چلاتا تھا، مگر غیر رسمی طور پر وہ ایک خفیہ جاسوسی نیٹ ورک بھی چلاتا تھا، جس کا مقصد ایسے کیتھولکوں کی شناخت کرنا تھا جنہیں "جدیدیت" سے کوئی ہمدردی ہو، جو بادشاہ جنوب سے شروع ہوئی تھی۔ بالآخر 1910 میں اس کی کاوشوں کے نتیجے میں ایک حکم نامہ جاری ہوا جس نے پاپائیت کے ملازموں کو حلف اٹھانے کا پابند کیا، جسے "ضد جدیدیت کا حلف" کہا گیا۔ یہ آج بھی نافذ العمل ہے۔ ویٹیکن میں ملازمت کے لیے آپ کو اس بات پر حلف اٹھانا پڑتا ہے کہ آپ جدیدیت کے نظریات سے نفرت کرتے ہیں، جنہیں آج ہم کمیونسٹ نظریات کہتے ہیں۔

کرونویل کی کتاب کے خلاصے میں، ابتدائی ورق پر یہ لکھا ہے: "صدی کے پہلے عشرے میں، ویٹیکن کے ایک باصلاحیت نوجوان وکیل کے طور پر، پاچیلی نے پاپائی طاقت کے ایک بے مثال نظریے کی تشکیل میں مدد کی؛ انیس سو بیس کی دہائی میں اس نے جرمنی میں طاقت مسلط کرنے کے لیے مکاری اور بلیک میل کا سہارا لیا۔ 1933 میں، ہٹلر اس کا مثالی مذاکراتی ساتھی بن گیا اور ایک معاہدہ طے پایا جس کے تحت کیتھولک چرچ کو مذہبی اور تعلیمی مراعات دی گئیں، بدلے میں کیتھولکوں کی سماجی اور سیاسی سرگرمیوں سے کنارہ کشی۔ سیاسی کیتھولکیت سے یہ 'رضاکارانہ' دستبرداری، جو روم سے مسلط کی گئی تھی، نازی ازم کے عروج کے لیے راہ ہموار کی۔"

14 جولائی 1933 کو کابینہ کے ایک اجلاس میں، اڈولف ہٹلر نے اسی ماہ اپنی رائے کا اظہار کیا کہ پاسیلی کا نازیوں کے ساتھ تیار کردہ معاہدہ جرمنی کے لیے "اعتماد کا ایک دائرہ... بین الاقوامی یہودیت کے خلاف ترقی پذیر جدوجہد میں" پیدا کیا۔

کارن ویل کی کتاب کو اُن کیتھولک حلقوں میں اچھا پذیرائی نہ ملی جنہوں نے اس ثبوت کو قبول کرنے سے انکار کیا کہ پاسیلی ہی وہ بنیادی سبب تھا جس کے باعث ہٹلر اقتدار تک پہنچ سکا، کیونکہ جرمنی میں کیتھولک اکثریت تھی۔ پاسیلی نے ایسا معاہدہ کر لیا تھا جس نے 1933 سے آگے کیتھولک اشاعتی ادارے، کیتھولک خبررساں ایجنسیاں، اور کیتھولک اسکولوں کو ہٹلر کے رجحان کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا۔ یہ کتاب پاسیلی کے واضح یہود مخالف میلان کا سراغ دیتی ہے، جو بعد ازاں دوسری جنگ عظیم کے دوران پوپ بن گیا۔ اس کتاب کی بنیاد پر نہایت معتبر تاریخی مصادر سے کم از کم تین امور ثابت کیے جا سکتے ہیں۔

پہلا معاملہ شمال کے بادشاہ اور جنوب کے بادشاہ کی جنگ کا ہے، جیسا کہ دانی ایل باب گیارہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اس جنگ میں مخالف قوتیں کیتھولکیت بمقابلہ لادینیت ہیں، یعنی پوپ بمقابلہ کمیونزم۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ پوپ نے دوسری عالمی جنگ کے دوران لادینیت کے خلاف نازی ازم کو اپنی نیابتی فوج کے طور پر استعمال کیا، بالکل اسی طرح جیسے 1989 میں پوپ نے سوویت یونین کی لادینیت کے خلاف برگشتہ پروٹسٹنٹ ازم کو اپنی نیابتی فوج کے طور پر استعمال کیا۔ یہ کتاب اُس داخلی اور خارجی نبوتی ساخت کی بھی نشان دہی کرتی ہے جو فاطمہ کے معجزہ سے صادر ہونے والے شیطانی پیغامات میں ممثل ہے۔

دانی ایل گیارہ کی آیات گیارہ اور بارہ میں پیش کی گئی رافیہ کی سرحدی جنگ، اس سرحدی جنگ کی نمائندگی کرتی ہے جو اس وقت یوکرین میں جاری ہے۔ قدیم جنگ ایک گرم جنگ تھی؛ دوسری، دوسری نیابتی جنگ ہے، جس میں شامل نیابتی افواج مہلک تصادم میں برسر عمل ہیں۔ رافیہ اس سرحدی جنگ کو شمال کے بادشاہ اور جنوب کے بادشاہ کے درمیان ہونے والی جنگ کے طور پر متعین کرتا ہے، لیکن نبوت تعلیم دیتی ہے کہ جلد آنے والے سنڈے لا تک، صور کی فاحشہ فراموش کی جاتی ہے، ایزبل سامریہ میں ہے، اور ہیروڈیاس نے ہیروڈیس کی سالگرہ کی ضیافت کو چھوڑ دیا تھا۔ موجودہ تاریخ میں شمال کے بادشاہ کے کردار کے یہ تین گواہ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ وہ پردہ پس منظر میں رہ کر ڈوریاں ہلا رہی ہے۔ وہ گرم جنگیں، نیابتی جنگیں اور سرد جنگیں جو اُس کے فراموش کیے جانے کے دوران وقوع پذیر ہوتی ہیں، اُس کی نیابتی افواج کے ذریعے انجام پاتی ہیں۔

روس جنوب کا بادشاہ ہے، اور وہ اب ایک سرحدی جنگ میں ملوث ہے جس کی مالی اعانت مغربی دنیا کے عالمگیریت پسند عناصر کر رہے ہیں، بالخصوص ریاستہائے متحدہ میں ترقی پسند ڈیموکریٹس اور RINO (Republican In Name Only) ریپبلکن۔ جب دانی ایل گیارہ کی چالیسویں آیت میں ریاستہائے متحدہ کو شمال کے بادشاہ کی نیابتی فوج کے طور پر پیش کیا گیا ہے، تو اس کی دو نبوتی خصوصیات عسکری قوت اور مالی طاقت ہیں۔ ریاستہائے متحدہ یوکرین میں وہی کام انجام دے رہا ہے جو اس نے 1989 میں کیا تھا، یعنی روس کے خلاف پوپ کی مدد؛ اور زمینی سطح پر موجود نیابتی فوج، جو یوکرین کا دفاع کر رہی ہے، نازی حامیوں سے اس قدر بھری ہوئی ہے کہ مرکزی دھارے کا ذرائع ابلاغ بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ روم اب روس کے خلاف جنگ کرنے کے لیے وہی نیابتی افواج استعمال کر رہا ہے جو اس نے عالمی جنگ دوم کی گرم جنگ میں، اور 1989 میں، استعمال کی تھیں۔ یہ کتاب پڑھیں: Hitler's Pope, the Secret History of Pius XII.

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اسی طرح، جب خدا محبوب یوحنا پر آئندہ زمانوں کے لیے کلیسیا کی تاریخ کھولنے ہی والا تھا، تو اس نے اسے اپنے لوگوں کے لیے نجات دہندہ کی دلچسپی اور نگہداشت کا یقین دلایا، اس پر یہ ظاہر

کر کے کہ 'ایک جو ابن آدم کی مانند تھا' چراغدانوں کے درمیان چل رہا ہے، جو سات کلیسیاؤں کی علامت تھے۔ جب یوحنا کو کلیسیا کی زمینی طاقتوں کے ساتھ آخری عظیم کشمکشیں دکھائی گئیں، تو اسے وفاداروں کی آخری فتح اور رہائی کا مشاہدہ کرنے کی بھی اجازت ملی۔ اس نے دیکھا کہ کلیسیا درندے اور اس کی مورت کے ساتھ مہلک ٹکراؤ میں لائی گئی، اور اس درندے کی پرستش موت کی سزا پر لازم قرار دی گئی۔ لیکن جنگ کے دھویں اور شور و غل سے پرے نظر ڈالتے ہوئے، اس نے کوہ صیون پر برہ کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، جن کی پیشانیوں پر درندے کی مہر کے بجائے 'باپ کا نام لکھا ہوا تھا'۔ اور پھر اس نے 'ان کو دیکھا جنہوں نے درندے پر، اور اس کی مورت پر، اور اس کی مہر پر، اور اس کے نام کے عدد پر غلبہ پایا، وہ شیشے کے سمندر پر کھڑے تھے، ان کے پاس خدا کے برہم تھے' اور وہ موسیٰ اور برہ کا گیت گا رہے تھے۔

یہ سبق ہماری بھلائی کے لیے ہیں۔ ہمیں اپنا ایمان خدا پر قائم رکھنا چاہیے، کیونکہ بالکل ہمارے سامنے ایک ایسا وقت ہے جو لوگوں کی روحوں کو آزمائے گا۔ مسیح نے زیتون کے پہاڑ پر ان خوفناک فیصلوں کو بیان کیا جو اس کی دوسری آمد سے پہلے واقع ہونے تھے: 'تم جنگوں اور جنگوں کی افواہیں سنو گے۔' 'قوم پر قوم اور بادشاہی پر بادشاہی اٹھ کھڑی ہوگی؛ اور جگہ جگہ قحط، وبائیں اور زلزلے ہوں گے۔ یہ سب مصیبتوں کا آغاز ہے۔' اگرچہ ان نبوتوں کی جزوی تکمیل یروشلم کی تباہی میں ہو چکی، لیکن ان کا زیادہ براہ راست اطلاق آخری دنوں پر ہوتا ہے۔

ہم عظیم اور سنجیدہ واقعات کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ پیشگوئیاں تیزی سے پوری ہو رہی ہیں۔ خداوند دروازے پر ہے۔ بہت جلد ہمارے سامنے ایک ایسا دور کھلے گا جو تمام زندہ انسانوں کے لیے بے حد دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ماضی کے تنازعات دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؛ نئے تنازعات جنم لیں گے۔ ہماری دنیا میں جو مناظر پیش آنے والے ہیں، ان کا ابھی تک تصور بھی نہیں کیا گیا۔ شیطان انسانی وسیلوں کے ذریعے کام کر رہا ہے۔ جو لوگ آئین میں تبدیلی لانے اور اتوار کی پابندی نافذ کرنے والا قانون منظور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اس کے نتائج کا بہت کم اندازہ رکھتے ہیں۔ ایک بحران ہم پر آن پڑا ہے۔

"لیکن خدا کے خادموں کو اس عظیم بحران میں اپنے آپ پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ یسعیاہ، حزقی ایل اور یوحنا کو دی گئی رویا میں ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان کسی قدر قریب سے زمین پر وقوع پذیر ہونے والے واقعات سے مربوط ہے، اور یہ کہ جو اس کے وفادار ہیں ان کے لیے خدا کی نگہداشت کس قدر عظیم ہے۔ دنیا بغیر حاکم کے نہیں ہے۔ آنے والے واقعات کا منصوبہ خداوند کے ہاتھ میں ہے۔ آسمان کی شوکت کے مالک نے قوموں کی تقدیر اور اپنی کلیسیا کے معاملات دونوں کو اپنے ہی سپرد کر رکھا ہے۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 752، 753.